

# کیفیت مینا طرہ مرشد آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد بن عبد اللہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد  
علی آلہ واصحابہ اجمعین **باب** روپ کنڈ ضلع مرشد آباد  
مولوی ابراہیم صاحب و حاجی نقیب الدین - مولوی حفاظت اللہ  
ماہر کا خط بدین مضمون پہنچا کہ ۲۶ ربیع الثانی کو مابین الحدیث و حنفیہ کے  
مذاہب کی تاریخ معین ہوئی ہے حنفیہ نے اپنے علماء کو دور و دراز سے  
بلایا ہے۔ آپ کا ایسے موقع میں آنا احقاق حق کے لئے بہت ضرور ہے مبلغ  
۱۰ روپیہ زاد و آدمی کاروانہ کیا جاتا ہے فقط۔ باوجودیکہ  
ہو اشغال شتی و پریش تھے اکیڈن کی بھی فرصت نہ تھی کہ تائید دین و تقویت  
روپ مومنین کثر ہم اللہ الی یوم الدین کے لئے جانا ضروری معلوم ہوا  
۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۰ یوم شنبہ کو جمعیت بشارت کریم طالب العلم بنارس سے روانہ  
کرنا زیمور پہنچا وہاں سے مولوی حافظ عبد اللہ صاحب مدرس

[illegible]



نے کہا کہ ہمارے مخالفین ہمیشہ ہم کو طعنہ دیتے ہیں کہ اہلحدیث کی جانب علما بہت کم ہیں ایک اس طعن کو رفع کرنا بہت ضروری ہے ہم لوگوں نے بھی اس کو بہت پسند کیا یہ صلاح ہوئی کہ مولوی عبدالعزیز صاحب بن حاجی شیخ احمد صاحب کہ نہایت ذہین تیز طبع ہیں ان کا آنا اس مجلس میں بہت ضروری ہے فی القوم ایک آدمی ان کے لائیکے لئے روانہ کیا گیا۔ مولوی ابراہیم صاحب کو بھی تار ویدیا احمد لند کہ ۲۰ تاریخ تک سب صاحب تشریف لے آئے۔ ۲۹ تاریخ ویب کنڈ سے روانہ ہو کر گورہ بازار پہنچے۔ حاجی نصیب الدین صاحب کوہ بازار میں ایک کوٹھی کرایہ پر لے رکھی تھی وہیں سب کے سب مجتمع ہوئے گرد و نواح کے اہلحدیث بھی مناظرہ کی خبر سن کر دو دو منزل تین تین منزل سے جمع ہو گئے قریب دو ہزار کے مجمع اہل حدیث کا تھا علما اہلحدیث بھی بہت جمع ہو گئے نام نامی ان کے یہ ہیں۔ اوٹیر رسالہ راقم الحروف۔ مولوی حافظ عبداللہ صاحب بٹانہ پوری۔ مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولوی رحیم بخش صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی۔ مولوی محمد صاحب منگلوٹی۔ مولوی ابراہیم صاحب ویب کنڈی۔ مولوی خطاط عبداللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب ساکن جالمریہ۔ مولوی مولی بخش صاحب مولوی اسحاق صاحب رحمت پوری۔ اور بھی چند صاحب تھے۔

ہمارے مخالفین کی جانب مولوی بدایت اللہ خان صاحب جوہوری۔ مولوی عبدالحق صاحب دہلوی۔ ملا عارف صاحب دلائی۔ مولوی لطف الرحمن صاحب مدرس مدرسہ کلکتہ۔ مولوی کریم بخش صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ مولوی ہاوسی حسن صاحب۔ مولوی سوادین صاحب۔ مولوی عبدالحق بنگالی اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ قبل اسکے

مد رسہ ختمہ رحمت کو بھی اپنی ہمراہ لیا۔ یو مکہ شہنہ غازیو پر سے روانہ ہو کر قریب  
 ماہجہ دنگے آرہ کے اسٹیشن پر پہنچا مولوی ابراہیم صاحب و مولوی اویس  
 صاحب و مولوی لطیف حسین صاحب اسٹیشن پر موجود تھے مولوی  
 ابراہیم صاحب نے بہت اصرار کیا کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ لوگ میرے مکان پر  
 تشریف لکھیے اگرچہ کٹ ہم لوگوں کا عظیم گنج کا تھا مگر پاس خاطر وستان اور تباہی  
 پڑا۔ گھنٹہ آرہ میں ٹھہرنا اتفاق ہوا جناب مولوی ابراہیم صاحب و مولوی  
 اویس صاحب نے نہایت خوش اخلاقی سے ہم لوگوں کو اپنا مہمان بنایا مولوی ابراہیم  
 صاحب سے بھی اصرار کیا گیا کہ آپ بھی ضرور تشریف لے چلے آپ کے وعظ و  
 خوش بیانی سے لوگوں کو بہت بڑا نفع ہوا مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ  
 انتشار اللہ بہار شہنہ کو میں یہاں سے چلوں گا۔ ہم لوگ شام کی گاڑی میں سوار  
 ہو کر ماہجہ دنگے اسٹیشن پہنچی وہاں سے سب سے ایک دوسری  
 گاڑی میں سوار ہو کر ماہجہ شب کے اسٹیشن عظیم گنج میں پہنچے۔ مجھ کو بہت  
 سفر کا اتفاق ہوا اگر ایسی ریل گاڑی نہ دیکھی گویا نہایت تیراب کی کہ اخت تھی  
 رفتار و جگہ سے میں بیل گاڑی کی قطار اسٹیشن پر مولوی حفاظت اللہ  
 صاحب استقبال کو آئے عظیم گنج سے گورہ بازار کے کوس ہے لسواری  
 انگوٹہ وہاں پہنچے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ تاریخ مناظرہ کی ۲۰ ربیع الثانی ہے  
 اس بات سے طبیعت کو نہایت کوفت ہوا کہ یہ چار دن زائد محض تیار کی  
 میں گذر گئے جانب مخالف کے ہوس مجلس مناظرہ کو بلا کر کہا گیا کہ کوئی ایسی صورت  
 ہو سکتی ہے کہ مناظرہ کل سے شروع ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے علماء جن کو ہم  
 لوگوں نے دہلی وغیرہ سے طلب کیا ہے اب تک نہیں آئے۔ تاریخ معین ہے  
 پیشتر مناظرہ ہو نیکی کوئی صورت نہیں ہے مولوی حفاظت اللہ

جواب هذه الرقمية مطلوب سيد محمد علي محمد خي خفي غفر الله ذنوبه والمعاصي

جواب از جانب مولوی براہم صاحب ویب گندی

الحمد للذي لم ينزل عالماً قديراً وصلى الله خير خلقه محمد الذي ارسله  
للناس بشيراً ونذيراً وعلى آله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً سلام العطف من  
النسيم وارق من التنسيم وعلى سلك المسلك المستقيم اما بعد فقد تبين من  
كتابكم الخطاب بالبعيد عن الضواب في شتمنا على غلط سنزِيل عن وجوبها الجواب  
ومتضمناً لشيء عجاب وهو انكم عيتم تاريخ المناظره في قبل الاستيثار و  
المشاورة وما درستهم ان المناظره من الامور التي لا تحقق الا بين الاثنين  
ولا تتعين من احد الجانبين فيعلم منه ان بينكم وبين المناظره بعد المشرقين  
فاياكم والتجاسر على هذا الامر الجليل بالاستعداد القليل فانه ليس لكم اليه  
سبيل والى في هذه الايام بعدة العلامه العليل فان لم تمتنعوا عنه  
فاورروا وتخصوا بحوى العلوم الثقليه والعقليه ويجمع الفنون اليانتيه  
والسمعيه وعرفوا لنا اسمه مسماه وسنده واستاذوه وماواه  
لننظر اولاً اليه ثم نوضح ماله وما عليه وحان لنا ان نذكر نبذاً مما  
عرض لكم من الغلط والخطا فاسمعوا البصير الرضا في قدره كتم الفار  
في جواب اما الشرطي مع انه غير جائز عند اهل العربيه وقولكم نحن لعينا  
ليوم المناظره في ثمان عشرين شهر الحن فيينا تركيبه بالوجه الحسن في العلم  
ان تعيننا لازم من الفعل وهذا مقام التفعيل ولا يصلح ثمان عشرين نظريه  
لوم المناظره كما لا يخفى على صاحب الفهم الكثير والقليل على ان الموضع  
موضع الثامن وقد بقى الى الآن في العبارة وجوه المطاعن وتركناها

کہ کیفیت مناظرہ کی لکھی جاوے بنا مناظرہ کی لکھنا بہت ضرور ہے۔ مولوی  
 ابراہیم صاحب دیوبند کی جب ہندوستان سے علم تحصیل کر کے اپنے مکان  
 میں آئے تو اتباع سنت کی اشاعت شروع کی اس درمیان میں ایک شخص  
 مولوی عبدالحق نامی شاگرد مولوی عبدالقیوم صاحب کے ایک گائون میں  
 تشریف لائے مولوی ابراہیم صاحب او کی ملاقات کو گئے اس درمیان میں  
 تقلید کا ذکر کیا مولوی عبدالحق صاحب نے اثبات تقلید شروع کیا مولوی  
 ابراہیم صاحب ان کے مقابل میں ان کے اولیٰ کے جواب دے شروع کئے آخر مولوی  
 صاحب لا جواب ہو گئے اور فرمایا اگرچہ میں مار گیا ہوں مگر میرے اور لوگ  
 مختلف بلاد میں ہیں انکو جمع کر کے دلائل وجوب تقلید کے پیش کروں گا۔  
 اسی پر مجلس مناظرہ کی ختم ہوئی مولوی ابراہیم صاحب اپنے مکان  
 میں واپس آئے مولوی عبدالحق صاحب نے اسی یوم سے اہتمام مناظرہ کا  
 کرنا شروع کیا دیہات میں گھوم گھوم کر چندہ وصول کرنے کے قریب جا رہا  
 کہ مولوی صاحب نے چندہ جمع کیا اور مقام گورہ بازار علاقہ مرشد آباد  
 سے ایک خط مولوی ابراہیم کو لکھ بھیجا + نقل خط مولوی عبدالحق  
 صاحب حنفی - بسم اللہ الرحمن الرحیم - حمد و نعت علی نبیہ الکریم  
 العبد السلام علی من اتبع الهدی ان ینکشف لکم الانحن حاضرین  
 فی جوہر بازار الترتیب مقامۃ المناظرۃ فی المسائل المختلفۃ  
 فی مابیننا لانہما رالحق و لرفع شکوک عوام الخلق و نحن تعینا  
 یوم المناظرۃ فی ثمان عشرین شہر اھن فی سبغی الکرم تحضروا  
 فی ذلک الیوم و تباحثوا فیہا فقط - تحریر فی التایخ ۱۱۸۱ھ اھن  
 المعتمد باللہ محمد عبدالحق الصدیق + العبد ذاکر عنایت علی خفی عفا اللہ عنہ -

عبارت سہ ماہیہ  
 تاریخ مولوی ابراہیم صاحب  
 دیوبند

## جواب خط دوم از مولوی ابراہیم حقیق کندی

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ المرسل وآلہ وصحبہ الباقین الی المنہج لاعداء  
 العلم ان رقیمتک العقیمة و قد اعجبنا ما فیہا من الفاظ السب والکلمات الشنیعة  
 الذميمة فیالہ العجب اتم عرض فیہا للجواری عن الاعتراض و واعضت علی الشیاء  
 التي لا یسعیہا الاعتراض و فمالک تسکک و انما عند المقصود الاصلی مسکک  
 الاعتراض و تمشی کالجاری فی الصحاری و الی الیمین تارة و الی الشمال اخرى  
 کانتک لا تسمع ولا تری و فسکو تک ہذا عجز واضح و وسفہ فاضح و الم فیقرع  
 سمعک قوله صلعم الدین النصیحة و المؤمن مرارة المؤمن و فکیف تغضب  
 علی من یطہر عیوبک و اعلاطک لصحا غیر طاعن و قد عدت لواحق اغلاطک  
 فوجدتها کثيرة و متجاوزة عن العشرة و التي لا یصدر مثلہا عن الطلاب  
 فضلا عن العلام و ان شئت الاطلاع علیہا فافصلہا لک تفصیلا و بحیث  
 لن تجز الی الخ لخص عنہا سبیلہ و الا ان فیہا عبرة لمن لا ادنی مسکة سلیمہ  
 و تمیز للعوج من المستقیم و الدہیدہ من لشیار الی الصراط السوی  
 القویم و اعلم اننا ارسلنا شخصین لتعین المناظرہ و فضموا امرہ بالمواہج  
 و المشاورہ و والدہ یصممکم عن المخاصمہ و المکابرة فقط

محمد ابراہیم حقیق عنہ

بعد اسکے عربی کی تحریر جنفی مولوی صاحب نے چھوڑ دی فارسی میں تحریر یہ  
 شروع کی۔ فی الجملہ بعد رو و قدح کے ۳۰ ربیع الثانی تاریخ مناظرہ کی  
 ٹھہری۔ ۲۹ ربیع الثانی کو شروع مناظرہ کی تحریر کے کہ علماء احناف کی  
 خدمت میں ارسال کی گئیں۔ وہ شروع بعینہ واسطے ملاحظہ ناظرین کے

لخوف الاطالة ۛ فی ہذا القدر کفایہ لمن لہ ہدایہ ۛ

المرسل محمد ابراہیم - ۲۲۲ اگھن فقط

آسکے بعد پھر دوسرا خط اخلاف کے طرف سے آیا۔

**نقل خط دوم از اخلاف**

نحمدہ نصلی علی آلہ الکرام

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فقد وصل اليك كتابكم  
ونلهم لنا ما سولت لكم انفسكم المشتغل على الامور التي لا ينظر فيها العاقل ولا الفطر  
بها الا الجاهل بل هي خوض وانزهاك في الباطل والمنهي عنه في كتاب التدبر والخط  
ومخالف لتهذيب الاخلاق المحمدي وموافق لهوا النفسانية ۛ ومطابق لغو  
النفس الامارة اللئيمة ۛ فبهذه ليست الا الهفوات التي تنجب عن صاحبها  
لان كل انار يترشح بما فيه وانا عرضنا عن بيانها لقول النبي صلى الله عليه وسلم  
حسن اسلام المررتك ما لا يعنيه فالآن حان ان يتعين محل المناظره  
وزمان المقابلة من الجانبين لان فيها شفا لكل وارود وار العمل العمي  
فاعلموا ان علماء اهل السنة الجماعة الذين جهدوا بذلهم وصرخوا بمتهمهم  
الامر المنيف وخلوا في هذا المقام الشريف فاحضروا وعينوا تاريخ اليوم  
المذكور واما قولكم فوالنا اسمه فاكشفوا الخطار عن وجه قلوبكم واسمعوا  
مضى ان اسرار المبارك لبعض هؤلاء الاكابر المولوي احسان على كسار رى  
والمولوي سعد الدين ايضا والمولوي سيد عبدالرحيم والمولوي لطف الرحيم  
كثر الله سوادهم وشكر الله سعيتهم واحمد الله والسلام على عباد الله الصالحين

المعتمد بالله

محمد عبدالحق الصديقي -



اور اس وقت گفتگو بند کی جاو گی +  
( ۱۳ ) ایسا حکم قرار دینا ہوگا جو بلا رعایت قوت دلیل کو ظاہر کر سکے

اگرچہ خلاف مذہب و یقین ہو +  
( ۱۴ ) اثنائے تقریر میں کوئی شخص کلام کر نہیگا مجاز نہ ہوگا ہاں بذریعہ  
تحریر کے یا چپکے سے یا دوسری کر سکیگا +  
روانہ روز شنبہ - ۳ - بجے -

۳ بجے دن کے یہ شرط معرفت چند آدمیوں کے ارسال کی گئیں قریب  
۹ بجے شب کے علماء احناف کا یہ جواب آیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین والصلوة علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین -  
السلام علی من اتبع الهدی

من محمد اعظم - الی عمار الدین  
( ۱ ) اہل سنت و جماعت نے من محمد اعظم کو بمقابلہ آپ کے صدر بن  
( ۲ ) بحث اگر شرط مناظرہ متعارفہ مدونہ ہو تیسری شرط منظور -  
( ۳ ) شرط چوتھی منظور -

( ۴ ) علمائے اہل سنت و جماعت کو تقلید شخصی میں مخالفت و عمو سے  
آپ کے بحث کرنے میں انکار نہیں -

( ۵ ) چونکہ عداوہ امر او شرفا سے اہل سنت و جماعت کثیر ہیں بنا بر قید  
چالیس اشخاص کی غیر منظور -

( ۶ ) علمائے اہل سنت و جماعت کو مناظرہ تقریری منظور ہے بحسب  
ضرورت تحریر بھی عمل میں آئیگی -

نفل کی جاتی ہیں + بسم الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم - اللہ علیہ  
(۱) الہدیش کی جانب سے من عواد الدین ابن حاجی نقیب الدین صاحب  
صدر انجمن قرار پائے -

(۲) حضرات احناف کی جانب سے مثل راجہ صاحب یا کنوڑ صاحب کے صدر  
ہونا ضروری ہے اور ان کی طور پر تحریری سے ہم کو الحمدینان ہونا چاہئے -

(۳) جس جانب سے کوئی امر خلاف شرط مناظرہ ظہور پذیر ہوگا صدر انجمن  
اوس جانب کے جوابدہ ہوں گے -

(۴) مجلس مناظرہ بحفاظت پولیس تارخ دا جنوری بروز یکشنبہ بوقت  
آٹھ بجو صبح منعقد ہوگی -

(۵) امر تصفیہ طلب تقلید شخصی ہوگا اگر احناف وجوب تقلید شخصی ثابت کرینگے  
تو ہملوگ اپنے مذہب سے رجوع کرینگے - اور اگر وجوب تقلید شخصی ثابت  
نہو تو حضرات احناف اپنے مذہب سے رجوع کرینگے -

(۶) ہر ہر جانب کے چالیس اشخاص ممتازین خاص مجلس میں شریک ہوں گے -

(۷) ہر فرقہ اپنے مدعا کو پہلے ضبط تحریر میں لاکر اپنے دستخط کرے گا پھر حاضرین  
جلسہ کو سنائیگا +

(۸) ہر ہر فرقہ کی تحریر و تقریر و نوٹ ملا کر ایک ایک گھنٹہ سے زائد میں  
نہوگی جو فرقہ اپنا کام اس مدت میں تمام کرے گی وہ اس قیدہ لاء اچھا تصور کیا جائیگا

(۹) ہر فرقہ کو کل دو دو بار تحریر و تقریر کا وقت دیا جائیگا پھر قطع کلام ہوگا +

(۱۰) کوئی مناظرہ خارج از بحث کلام کرے گا مجاز نہ ہوگا -

(۱۱) فریقین کو کمال تہذیب کلام کرنا ہوگا -

(۱۲) جس جانب سے خلاف و اب مناظرہ واقع ہوگا وہ جانب منقلب یا نیکیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلئے مکر رکھا جاتا ہے کہ وجوب تعلقہ شخصی کا بار ثبوت آپ پر ہے۔

(۴) شرط خبم منظور۔

(۵) پابندی شرط ہفتہ ضروری ہوگی تاکہ کسیکو جائز نکاح روا قرار دیا جاسکے۔

(۶) شرط ہشتم و نہم کی نامنطوری منظور۔

(۷) محبت کو مقید بقید علی کرنا مشعر ارادہ تطویل لا طائل ہے۔

(۸) شرط سیزدہم بشرط اقرار عجز منظور۔

العبد عماد الدین صدر انجمن

روانہ وقت الحاجہ شب کی شبہ معرفت پناہ اللہ

اسکا جواب یہ آیا کہ مجلس مناظرہ میں یہ سب باتیں طے ہو جائیں گی۔ ایک مختار صاحب تشریف لائے اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے مہان مین بلا کھائے اور لیچلے کچلے اندیشہ نہ کیجئے ہم لوگ تو پہلے ہی سے تیار تھے بسم اللہ کر کے اٹھیں اور قدم بڑایا مجلس مناظرہ میں داخل ہوئے۔ یہ مجلس بہت بڑے میدان وسیع میں منعقد ہوئی تھی و وٹون جانب کے ہزاروں آدمی موجود تھے ہر مذہب کے لوگ سیر و تماشا مذہبی مناظرہ دیکھنے سننے کو آئے بڑے بڑے نامی گرامی وکیل ضلع بھی تشریف لائے۔ جاتے ہی اخاف کی جانب سے کنوۂ حفاظت اللہ صاحب نے تحریک کی کہ چند کس غیر مذہب کے ثالث معین ہونا ضرور ہے ۹۔ آدمی جنہیں سے بابو بیکینٹہ بہت ذی لیاقت و فہمیدہ تھے حسب قرار واد ہر دو فریق ثالث مقرر ہوئے۔ اور ایک تحریر امضی لکھی گئی کہ اب سماعت دلائل ہر دو فریقین کے جو کچھ ثالث لوگ قول فیصل تجویز فرمائیں گے وہ ہر دو فریق کو منظور کرنا پڑے گا۔ ہر دو فریق کے صدر انجمن کے دستخط ہو گئے ثالثون نے کہا کہ نزاع آپ لوگوں کی کس امر میں ہے جواب کیا گیا

( ۷ ) چونکہ شرط آٹھویں داب مناظرہ مدوۃ متعارفہ سے باہر ہے ہزار

غیر منظور + ( ۸ ) شرط نوین محض پوچھ وچراہ ہو رہا ہے ۔

( ۹ ) کوئی مناظرہ خارج از مسجحت علمی کلام کرے کیا مجاز نہ ہوگا ۔

( ۱۰ ) شرط گیارہویں بطیب خاطر منظور ۔

( ۱۱ ) شرط بارہویں منظور ہے بشرطیکہ خلاف داب مناظرہ متعارفہ مدوۃ نہ ہو۔

( ۱۲ ) شرط تیرہویں وجود ہونے منظور ۔

( ۱۳ ) مناظرہ وقتاً فوقتاً اپنی خواہش کے موافق نائب مقرر کر سکیگا ۔

العبد الملتزم بحبل اللہ المتین

محمد اعظم عفی عنہ مورخہ یکم ماہ ۱۲۹۴ھ بنگلہ +

اس جواب کا نمبر ملاحظہ کے قابل ہے ما شاء اللہ کیا تہذیب ہے شب  
ہی کو اسکا جواب الہی دیت کی جانب سے تیار ہو کر بوقت صبح روانہ ہوا ۔

نقل جواب الہی دیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلياً و مسلماً

( ۱ ) محمد اعظم صاحب مہجول ہیں اسلئے بغیر منظوری شرط ثانی انعقاد

مجلس مناظرہ میں خوف فساد ہے پس پابندی اس شرط کی ضرور ہے ۔

( ۲ ) مجلس مناظرہ جس جانب سے بے عنوانی پیش آوے گی اسکی جواب دہی

صدر انجمن کو ضرور کرنا ہوگا ۔

( ۳ ) اس طرف سے لکھا گیا کہ اگر احناف تقلید شخصی ثابت کر دینگے تو ہمارے

اپنے مذہب سے رجوع کرینگے ۔ اور اگر وجوب تقلید شخصی ثابت نہوا تو حضرت

احناف اپنے مذہب سے رجوع کرینگے ، اسکو دعویٰ قرار دینا اور یہ کہنا

( مخالفت دعویٰ آپ کے بحث کریمین انکار نہیں ) مشعرزعم فاسد ہے

فرماوین کہ پوچھنے سے مراد عام ہے اوس سے پوچھو یا اوسکی کتاب سے معلوم کرو اسکے جواب میں یہ گزارش ہے اولاً تو یہ خلاف ظاہر ہے۔ ثانیاً امام ابو حنیفہ نے کوئی کتاب نہیں تصنیف کی۔ پھر اگر کتب ہی کو دیکھنا تو یہ کتب سنت کیا کافی نہیں ہیں ؟

( ۵ ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلْکُفُّم لَاقِلْمٌ یعنی اگر نہ جانتے ہو تو پوچھ لو۔ اس سے یہ کیسے معلوم ہوا کہ اگر تم دلیل کو نہ جانتے ہو تو اوسکو نہ دریافت کرو حکم تو عام ہے دلیل کے سوال سے تقلید رخصت۔ نیز بھی معلوم ہوا جو آدمی جانتا ہوا اوسکو پوچھا ضرور نہیں ہے اور کل بات کا پوچھا یہ بھی نہیں معلوم ہوتا بلکہ اوس بات کا دریافت کرنا معلوم ہوتا ہے جسکو نہ جانتا ہو + ( ۶ ) اس آیت کو تقلید سے کیا علاقہ کیا گاؤ یہ تو خاص ایک بات میں نازل ہوئی ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۱۲۷ -

( ۷ ) اگر فرض کیا جاوے کہ اس آیت سے تقلید ثابت ہوتی ہے تو تقلید شخصی سے اسکو کیا علاقہ کیا گاؤ بنیوا تو جرواچ

المحدث کی طرف سے جب جواب ختم ہوا تو مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جو نیوری نے کہا کہ مجھے تو اس تقریر کا مطلب نہیں سمجھا ہم کیا جواب دیں۔ بابو بکینہہ مٹاٹاٹ نے کہا کہ ہملوگ تو سمجھ گئے اور آپ نہ سمجھا اسکے کیا معنی مولوی ہدایت اللہ خان مٹاٹاٹ نے کہا کہ اگر آپ سمجھ گئے ہوں تو ہمکو سمجھا دیجئے اوس وقت بابو بکینہہ مٹاٹاٹ نے کھڑے ہو کر پوری تقریر کو ادا کر دیا اوس وقت تو علمائے حنفیہ بہت گھبرائے۔ مولوی کریم بخش جو کلکتہ سے بلائے گئے تھے حسب ہدایت مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کے جواب دینے کو کھڑے ہوئے۔ کھڑے تو ہو گئے مگر عجیب حیران

دلیل ٹھہرایا ہے اسکا جواب ہم خید وجوہ سے گزائش کرتے ہیں

(۱) اہل سنت والجماعت کی تعریف کرنا مدعی کو مناسب تھا سوال سنت والجماعت کی تعریف مدعی نے نہیں بیان کی اگر تعریف بیان کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ اہل سنت والجماعت کون ہے مدعی نے یہ لفظ فرمایا ہے اہل سنت والجماعت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تقلید کو واجب نہ ٹھہرائے وہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے حالانکہ یہ محض خلاف ہے اہل سنت والجماعت تو اسوہ کیم کہتے ہیں کہ پیروی سنت و جماعت صحابہ کی کرے ہم اسید کرتے ہیں کہ مولوی ہدایت اللہ خان جو پوری ان محنوں سے انکار نہ فرمائیں گے اگر انکا کرینگے تو انشاء اللہ بعد اسکے انہیں کی کتب پیش کیا بینگی امام ابو حنیفہ تو خود سنن میں پیدا ہوئے ۱۵۰ میں اوںکا انتقال ہوا یہ مذہب تو خود صحابہ کے بعد حادث ہوئے پھر تقلید کا وجوہ اہل سنت کفر تو یک کیسے تسلیم ہوگا (۲) ہمارے مخاطب نے یہ نہ بیان فرمایا کہ اس آیت میں کون لفظ ایسا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ چاروں اماموں سے ایک کی تقلید واجب ہے ورامہر بانی کر کے اس آیت میں اوس لفظ کا نشان دین -

(۳) آیت میں لفظ فاسئلوا ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ پوچھو اس مسئلہ کا ذکر نہیں کہ کس بات کو پوچھو لو ہمارے مخاطب نے اسکو بیان نہ فرمایا۔ اگر بیان فرماتے تو معلوم ہو جاتا کہ اس آیت سے رو تقلید نکلتا ہے نہ تقلید۔

(۴) آیت میں یہ حکم ہوتا ہے کہ پوچھو لو اگر اسکے یہ معنی ہیں کہ چاروں ائمہ میں سے ایک سے پوچھو لو تو بھلا امام ابو حنیفہ جنکو مرے ہو گیا رہو برس سے زائد ہوئے کیسے پوچھیں معاذ اللہ۔ اللہ نے ہمکو ایسی چیز کی تکلیف دی جسکی ہمکو قدرت نہیں ہے۔ اگر آپ صاحب یہ اسکی تاویل

تفصیل کے  
کرنے والا ہے  
میں خود بھی  
دراستہ

نے فرمایا بہت اچھا مولوی شیر علی سے کہا کہ اچھا صاحب اور لائل بیان کرو۔  
مولوی شیر علی نے ٹھٹھے ہو کر بیان کرنا شروع کیا دوسری دلیل ہماری  
حدیث ابن ماجہ کی اتبعوا السواد الاعظم ہے یعنی حضرت صلعم کرم فرماؤ  
کہ پیروی کرو جماعت بڑھی کی تو ہم لوگوں کی یعنی حنفیوں کی جماعت بہت بڑھی  
ہے ہم لوگ سب تقلید کرتے ہیں تقلید کو واجب کہتے ہیں تو اس دلیل سے  
تقلید شخصی واجب ہو گئی اگر کوئی یہ کہے کہ شافعیوں کی جماعت تھوڑی ہے  
ایسی ہی حنبلیوں کی تو اوں کو بھی حنفی ہونا چاہئے اسکا جواب ہم یوں دیتے  
ہیں کہ ہم حنفی لوگ اسکو جائز رکھتے ہیں کہ جو چاہے خود ہی حنفی ہو خواہ شافعی  
خواہ حنبلی غیر مقلد ہونے کو مہلک جائز نہیں رکھتے تو حنفی شافعی ہونا تو  
جائز ہے مگر غیر مقلد ہونا جائز نہیں ہے +

ولیل سوم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تشدوا فی الارض —

یعنی نہ فساد کرو زمین میں  
فساد سے اللہ نے منع  
فرمایا ہے ترک تقلید سے بھی فساد ہوتا ہے لاطھی جلتی ہے گویا تاک تقلید  
فساد کرے والا ٹھہیرا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقلید کو ترک نہ کرنا چاہئے۔  
ولیل چہارم بخاری و مسلم میں ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ سو  
اللہ کے کوئی محبوب نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اوں کا قتل کرنا جائز نہیں  
مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ زانی ہو۔ دوسرے یہ کہ قاتل ہو۔ تیسرے یہ عات  
کثیر سے روگردانی کرے گروہ کثیر حنفیوں کا ہے خصوصاً مقلدین کا جو شخص  
کی جماعت سے خارج ہوا وں کا قتل کر دینا حلال ہے اس سے معلوم ہوا کہ تقلید واجب ہے  
ولیل پنجم بخاری شریف ص ۵۰۵ میں ہے جس نے میرے امیر کی اطاعت کی  
اوس نے اطاعت کی میری (امیری) کے معنی میرے سردار کے ہیں۔ اس حدیث

کہ کیا کہوں چہرہ زور زبان سے بات نہیں نکلتی آخر مولوی ہدایت اللہ خان  
 نے اونکو ڈانسا کہ تم بیٹھے جاؤ تم سے کوئی بات نہیں ہو سکتی آخر کار مغرور ہو  
 اونکے قائم مقام مولوی صاحب نے اپنے شاگرد مولوی شیر علی کو کھڑا کیا  
 انھوں نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ استدلال ہمارا لفظ اہل ذکر سے ہے  
 مراد اہل ذکر سے علما و مجتہدین یہ آیت دلیل مطلق تقلید کی ہے تقلید  
 شخصی کی تقلید شخصی کی دلیل ہم دوسری بیان کرینگے اگرچہ یہ آیت خاص  
 ایک بارہ میں نازل ہوئی ہے مگر حکم عام ہے یہ تقریر سنکر ثالثون نے کہا  
 کہ اصل قرآن شریف سے یہ آیت ہم کو دکھلاؤ۔ اس طرف سے کہا گیا کہ انگریزی  
 ترجمہ قرآن سبیل صاحب کا بھی موجود ہے چنانچہ انگریزی ترجمہ میں یہ آیت  
 دکھلا دی گئی اوسمیں صاف لکھا تھا کہ اہل ذکر سے مراد علماء ربود و نصاری  
 ہیں۔ ایک پاورصاحب بھی تشریف رکھتے تھے انھوں نے بھی انگریزی  
 ترجمہ دیکھ کر کہا کہ معنی اسکے یہی ہیں کہ اہل کتاب سے پوچھ لو ثالثین نے کہا  
 کہ ظاہر مطلب تو آیت کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے تیرے  
 پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں وہ سب آدمی تھے اونکی طرف وحی بھیجی جاتی تھی  
 اسے مشرکین کہہ اگر تم کو اسکا شک ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لو کہ پیغمبر لوگ  
 آدمی تھے یا نہیں تھے۔ مولوی ہدایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ اگرچہ  
 آیت خاص ہے مگر حکم عام ہے اسکو نہ خیال کیا کہ بیان عمومیت کا کوئی لفظ  
 نہیں ہے یہ تو آپ کے معلومات کا حال ہے پھر کہا کہ چھ دوسری دلیل  
 دیتے ہیں ثالثون نے کہا کہ آپ کو جب قدر دلائل بیان کرنے ہیں وہ سب  
 ایک دفعہ بیان کر جائے پھر المحدث اور کا جواب دینگے اوسکے بعد آپ جواب  
 بیان کیجیگا پھر بحث ختم ہوگی پھر ہم لوگ تجویز کرینگے مولوی ہدایت اللہ خان



کھڑے ہوئے اور بیان کرنا شروع کیا مولوی صاحب کے دلائل کو بھی ترتیب وار لکھا جاتا ہے۔ پہلے مولوی صاحب نے بیان کیا کہ تقلید شخصی کہتے ہیں کسی شخص کے قول کو معتبر سمجھ کر لے لیں۔ اس کا ہمارے مخاطب انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تقلید شخصی کا کرنا جائز نہیں ہے ثبوت اس کا قرآن و حدیث سے طلب ہے۔ اگر تقلید شخصی نہ کیا جائے تو عجب فساد کا مقابلہ ہے یہ قرآن یہ حدیث جو ماننی جاتی ہے تو تقلیداً ماننی جاتی ہے مثلاً راویوں کا قول کہ ہمکو فلا نے آدمی نے حدیث کیا یہ بغیر دلیل کے مانا جاتا ہے یہ لغات مثلاً قال کے معنی کہنے کہیں اوستاد نے ہمکو بتا دیا یہ بھی اوستاد کی تقلید ہے اگر تقلید نہ جائز رکھیں تو کل علم لغات و حدیث وغیرہ باطل ہو جائے۔ اب ہم تقلید شخصی کو خاص قرآن سے ثابت کرتے ہیں پہلی دلیل موقوف ہے تین مقدمہ مقدمہ پہلا قرآن میں دین کی سب اشیا میں اسکو مضیٰ وی نے تفسیر آیت نزلنا علیک الکتاب تبیان لکل شیء میں لکھا ہے۔ مقدمہ دوسرا کل قرآن کا ماننا ہر مسلمان کو ضرور ہے جیسے آیت افتخسون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض سے معلوم ہوا۔ انہیں دو مقدموں کے بیان میں مولوی صاحب نے شام گروسی پھر دوسرے روز مولوی صاحب کو دو گھنٹہ وقت ٹالٹون نے دیا کہ اس دو گھنٹہ میں اور جو کچھ آپ کو بیان کرنا ہو بیان کر جائے۔ دوسرا روز مولوی صاحب نے اول آیت ہی ٹالٹون سے کہا کہ آپ ہمارے مخاطبین سے وقتاً کر دین کہ حدیث کی کون کون سی کتب کو یہ لوگ صحیح جانتے ہیں اس طرف سے جواب دیا گیا کہ صحیح بخاری و مسلم یہ دو کتاب تو بالکل صحیح ہیں ان پر بغیر کسی عمل کا جائز ہے باقی کتب میں نظر کی حاجت ہوتی ہے کیونکہ اور کتب میں تبیین طرق کی احادیث ہیں صحیح حسن ضعیف۔ یہ مفکر مولوی صاحب نے کہا کہ اسکا

سے ایک سوار کی پیروی اور تقلید اچھی طرح سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ امام لوگ وہ بھی دین کے سوار تھے اور انکی تقلید بھی کرنا گویا حضرت کی پیروی ہے۔

ولیل ششم شہنشاہی شریف ص ۱۷۱ من سراسی من امیرین اشیانہ فکرہ  
فلیصہ من فاندہ لکین احید یفاسقا الجماعۃ شہل فیموت الامات مدیتہ  
جاہلیۃ یعنی جو اپنے امیر سے کوئی بات بری دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو کوئی  
جماعت سے ایک بالشت کی مقدار جدا ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا  
۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کثیر سے جدا نہ ہونا چاہئے جماعت  
کثیر مقلدین کی ہے جو جماعت کثیر سے علاحدہ ہو گا وہ کافر مر گیا۔

ولیل ہفتم ترمذی ص ۱۷۱ ینبذ اللہ علی الجماعۃ من شذ  
شذ فی الناس یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت بڑی پر ہے جو علاحدہ ہوا جماعت سے  
وہ جہنم میں علاحدہ کیا جاوے گا۔ جماعت کثیر مقلدین کی ہے اس سے علاحدہ نہونا  
چاہئے۔ ولیل ہفتم تفسیر کبیر ص ۲۶ جلد ۲ میں ہے کہ تقلید واجب ہے  
ایسے ہی تفسیر برضاوی ص ۲۶ میں بھی تقلید کو واجب لکھا ہے فقط

یہ دلائل حنفیہ نے ولیم مین پیش کیے اسکے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ پھر ہفتہ  
کے دن جلک انعقاد قرار پایا۔ اس درمیان مین حنفیوں نے یہ کارروائی کی  
کہ دہلی سے مولوی عبدالحق صاحب جو سابق مین مدرسہ فتحپوری کے مدرس تھے  
انکو بذریعہ تار کے طلب کیا و ولیم مین باعث بارش وغیرہ کے انعقاد جلسہ  
ملتوی رہا اس درمیان مین مولوی عبدالحق صاحب بھی دھرم سے آمو جو  
ہوئے حنفیوں مین شور مچا کہ البتہ ہمارے مولوی کام کے آئے ہیں پہلے  
تو مولوی لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اب البتہ مقابلہ ہو گا شنبہ کے یوم ۸  
جمادی الاولی کو قریب اچھے پھر مجلس منعقد ہوئی مولوی عبدالحق صاحب

والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین لیستنبطونہ منہم ترجمہ  
 اور جب آتی ہے اونکے پاس کوئی بات امن کی یا ڈر کی پھیلاتے ہیں اسکو  
 اور اگر پھیرتے اسکو طرف رسول کے اور طرف صاحبون حکم کے اومین سے البتہ  
 جان لیتے وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہیں اسکو اومین سے۔ اس آیت میں اللہ نے  
 (لیستنبطونہ) فرمایا ہے جسکے معنی قیاس کرنے کے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ  
 بھی بہت مواضع میں قیاس کیا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا  
 کہ شرمگاہ کے ماتھے لگانے سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے یا نہیں آپ نے فرمایا  
 حل ہوا لامضغۃ منی۔ راقم کہتا ہے کہ مولوی صاحب نے اکثر احادیث میں  
 غلطیاں کیں لفظ حدیث کا (منک) ہے اسکو معنی فرمایا ایسے ہی احادیث کو بیان  
 بہت مقام غلطی سے الفاظ کو پڑا۔ خیر اصل قصہ کہ طیف مراجعت کیجاتی ہے  
 مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا کہ بس قرآن و حدیث سے قیاس کرنا اسکو  
 ہوا تو اب قیاس کرنے والے وہ کون لوگ ہیں مجتہد تو ہیں اومین کی تقلید کرنا  
 چاہئے۔ ایسے ہی فضیلت مجتہدین کی اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے  
 جسکو بخاری نے کتاب العلم میں روایت کیا ہے بخاری میں ہے۔  
 عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ما بعثنی اللہ بہ من  
 الہدی والعلم کمثل الغیت الکثیر اصاب اسر ضا فکان منہا نقیۃ  
 قبلت الماء فانبثت الکلاء والعشب الکثیر وکان منہا اجادب مسکت  
 الماء فنفع اللہ بہا الناس فشرابا وسقوا واصاب منہا  
 طائفة اخری اما صقیان لا تمسک ماء ولا تثبت کلاء فذلک مثل  
 فقہ فی دین اللہ ونفعہ بما بعثنی اللہ بہ فعلمہ وعلم و مثل من  
 لم یفرع بذلک ساء ولم یقبل ہدی اللہ الذی اسرسلت بہ۔



جیسے میرے اوستا نے اپنے اوستاؤ کا خلاف کیا ایسے ہی میں نے بھی اپنے  
 اوستاؤ کا خلاف کیا۔ پھر کہا امام بخاری بھی شافعی تھے یہی قاضی دارقطنی وغیرہ  
 بھی شافعی تھے شاہ عبدالعزیز شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ سب متقلد تھے  
 یہ کہہ کر مولو لصاحب بٹھ گئے اہل حدیث کی نوبت جواب کی آئی سب کی اصلاح  
 ہوئی کہ یہ دلائل مخالفین کے بالکل پوچھ پڑھ پر ہیں جو صاحب پہلے اوٹھے تھے سنا  
 ہے کہ وہی جواب دین تو مخالفین کو معلوم ہو جاوے کہ ہر کوئی انہیں سے اس  
 قابل ہے کہ ہمارے دلائل کا جواب دے سکتا ہے نہ یہ کہ مشہور علماء ہی جواب  
 دے سکتے ہیں چونکہ پہلے مولوی عبد العزیز صاحب کھڑے ہوئے تھے۔  
 اس واسطے اسے کہا گیا کہ آپ اٹھ کر بیان کیجئے جو بات رہ جاوے گی بعد اسکے ہم میں  
 سے کوئی بیان کرے گا۔ ثالثون سے کہا کہ ہمارے مخالفین نے تین یوم میں  
 سات گھنٹہ وقت لیا ہے ہم کو فقط تین گھنٹہ وقت غایت ہو ہم انہیں  
 تین گھنٹہ میں کل دلائل کا جواب ادا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ نمبر وار دلائل مخالفین  
 کا جواب دینا شروع کیا۔ جواب دلیل دوسرے کیا ہم دوسری دلیل کا  
 جواب کئی وجہ سے گذارش کرتے ہیں وجہ اول یہ حدیث یعنی اتبعوا  
 السواد الاعظم ابن ماجہ میں ان الفاظ سے پای نہیں جاتی آج تین روز  
 ہم لوگوں کا تقاضا ہو رہا ہے کہ اس حدیث کو اصل کتاب سے نکال کر پیش کرو  
 کسی سے یہ حدیث نہیں نکلتی مولوی عبد الحق سے بھی اس کا تقاضا کیا  
 معلوم نہیں دو یوم میں اس کا پتا لگایا ہے یا نہیں۔ مولوی ہدایت اللہ  
 بول اوٹھے کہ اصل کتاب میں نشان دیا ہے کتاب کہو لکر جو دکھلایا تو الفاظ  
 کے علیکم مابسوا د الاعظم کے نکلے۔ اس طرف سے کہا گیا کہ اپنے پیش کیا تھا  
 کہ ابن ماجہ میں ہے اتبعوا السواد الاعظم لفظ اسکا وہ نہ نکلا جا

مولوی عبد العزیز صاحب کھڑے ہوئے تھے۔  
 اس واسطے اسے کہا گیا کہ آپ اٹھ کر بیان کیجئے جو بات رہ جاوے گی بعد اسکے ہم میں  
 سے کوئی بیان کرے گا۔ ثالثون سے کہا کہ ہمارے مخالفین نے تین یوم میں  
 سات گھنٹہ وقت لیا ہے ہم کو فقط تین گھنٹہ وقت غایت ہو ہم انہیں  
 تین گھنٹہ میں کل دلائل کا جواب ادا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ نمبر وار دلائل مخالفین  
 کا جواب دینا شروع کیا۔ جواب دلیل دوسرے کیا ہم دوسری دلیل کا  
 جواب کئی وجہ سے گذارش کرتے ہیں وجہ اول یہ حدیث یعنی اتبعوا  
 السواد الاعظم ابن ماجہ میں ان الفاظ سے پای نہیں جاتی آج تین روز  
 ہم لوگوں کا تقاضا ہو رہا ہے کہ اس حدیث کو اصل کتاب سے نکال کر پیش کرو  
 کسی سے یہ حدیث نہیں نکلتی مولوی عبد الحق سے بھی اس کا تقاضا کیا  
 معلوم نہیں دو یوم میں اس کا پتا لگایا ہے یا نہیں۔ مولوی ہدایت اللہ  
 بول اوٹھے کہ اصل کتاب میں نشان دیا ہے کتاب کہو لکر جو دکھلایا تو الفاظ  
 کے علیکم مابسوا د الاعظم کے نکلے۔ اس طرف سے کہا گیا کہ اپنے پیش کیا تھا  
 کہ ابن ماجہ میں ہے اتبعوا السواد الاعظم لفظ اسکا وہ نہ نکلا جا

ترجمہ ابو موسیٰ آنحضرت صلی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے  
 مثال اسکی جسکے ساتھ مخلوق اللہ نے بھیجی ہدایت و علم سے مثل بارش بہت کے ہے  
 کہ ایک زمین پر برسی بعض ٹکرا اوسکا تو بہت عمدہ تھا اوس نے پانی کو  
 جذب کیا تر سوکھا سمجھی طرح کا گھاس جم آیا بعض ٹکرا زمین کا گہرا تالاب کی طرح  
 تھا پانی کو روک رکھا اوسکے ذریعہ سے اللہ نے اوسکو نفع پہنچایا اٹھون نے  
 پانی کو پیلا پیلا کھیتی بویا بعض ٹکرا ایسے کو بھی پانی پہنچا جو میدان صاف تھا  
 نہ پانی ہی کو روکا نہ گھاس اوگایا پہلی مثال تو اوس آدمی کی ہے جس نے اللہ  
 دین میں سمجھ کو حاصل کیا اور اللہ نے اوسکو میرے علم سے نفع دیا اوس نے خود بھی  
 سیکھا اور دوسروں کو بھی تعلیم کیا پھلی مثال اوس آدمی کی ہے جس نے سروٹھا کر  
 بھی نہ دیکھا جو ہدایت لیکر میں آیا ہوں اوسکو قبول نہ کیا یہ اس حدیث میں بھی  
 اپنے مجتہدین کی تعریف فرمائی۔ **ولیل ششم** ومن یشاقق الرسول  
 من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین لہ  
 ما نالی واصلہ جہنم وساءت مصیرا ترجمہ اور جو کوئی خلاف کرے  
 پیغمبر کا پیچھے اوسکے کہ کھل چکی اوس پر ہدایت اور چلے سب مسلمانوں کی راہ کے خلاف  
 والی بنائی گئے ہم اوسکو جہنم والی ہوا اور داخل کرینگے اوسکو جہنم میں اور  
 بہت بُری ہے جگہ پھر جانیکی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو  
 مؤمنوں کی راہ کے خلاف چلیگا اوسکو ہم جہنم میں داخل کرینگے اسی ولیل چ۔  
 مولوی عبدالحق صاحب نے خاتمہ تقریر کا کیا۔ بعد اسکے ایک ٹکڑہ بطور غلط  
 کے صرف کیا کہ مولوی نذیر حسین صاحب جو ان لوگوں کے استاد ہیں  
 کہ لکھتے و مان جا کر تو بہ کیا پہلے انہیں نے یہ طریقہ نکالا۔ اس طرف سے کہا گیا کہ  
 کہ مولوی نذیر حسین صاحب آپ کے استاد نہیں ہیں کہا ان میرے بھائی و استاد ہیں

اصح الکتاب بعد کتاب التذکرے ہے اسکو مولوی عبداللہ الحق صاحب نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے وجہ خامس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو فرمایا تھا تو اسوقت سواد اعظم کون تھے ظاہر ہے کہ اسوقت جماعت صحابہ کی تھی۔ بعد اسکے جو چاروں مذہب حادث ہوئے تو انکے موجدوں نے سواد اعظم کا کیون خلاف کر کے چار طریقے علیہ علیہ نکالے چاروں آئمہ کے پہلے امام ابوحنیفہ تھے اوسکے بعد امام شافعی نے اونکا کیون اتباع نہ کیا سواد اعظم کے خلاف کیون طریقہ نیا نکالا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ شافعی مالکی ہونیکو لوگ جائز رکھتے ہیں آپ لوگ کون آپ لوگ شافع ہیں کہ جسکو آپ لوگ جائز کہہ دین وہ جائز ہو جاوے جسکو غیر جائز کہہ دین وہ غیر جائز ہو۔ وجہ سادس سواد اعظم کے اگر یہی معنی ہیں جو ہمارے مخاطب سمجھے ہیں تو امام حسین نو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا اعتراض ہو گا کیونکہ نیرید کی ہمراہ لاکھوں آدمی تھے امام حسین کی ہمراہ بہت تھوڑے آدمی تھے امام حسین نے سواد اعظم کا کیون خلاف کیا وجہ سابع اگر سواد اعظم اور قرآن و حدیث میں اختلاف ہو تو اسوقت کیا کرنا ہو گا کیونکہ قرآن و حدیث کے اتباع کی بھی بہت تاکید ہے وجہ ثامن سواد اعظم پہلے لوگوں کی یعنی صحابہ و تابعین کی عمدہ تھی یا اس زمانہ کے لوگوں کی۔ ظاہر ہے کہ صحابہ و تابعین نہایت عمدہ لوگ تھے کیونکہ خیر القرون میں داخل تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نسبت شہادت دی ہے اسوقت میں چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید تھی ہم اوس سواد اعظم متبع ہیں جو پہلے گذر گئی اور نہایت عمدہ تھی آپ ہم اسکے جواب کو استخارہ وجہ پختہ کرتے ہیں۔

جواب و دلیل تیسری (لا تفسدوا فی الارض) معلوم نہیں یہاں

اپنے ادعا کیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے کسی اردو رسالہ میں دیکھ کر یہ دلیل پیش  
 کی تھی خیر اب انہیں الفاظ سے بھی جواب سن لیجئے کہ یہ حدیث ابن ماجہ کی  
 جسکو آپ نے پیش کیا ہے صحیح نہیں سخت ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی اس میں  
 ابو خلف اعمیٰ ہے اور مسکو بھی بن معین وغیرہ نے کذاب کہا ہے دیکھو تقریب  
 التہذیب و میران الاعتدال چنانچہ یہ دونوں کتابیں نکال کر دکھا دی گئیں  
 بعد اسکے کہا گیا جبکہ یہ حدیث ضعیف ٹھہری تو احتجاج اس سے ساقط ہوا  
 کیونکہ مولوی ہدایت اللہ خان لکھنؤ والے ہیں کہ حدیث صحیح و حسن و دونوں  
 قسمیں محبت کے لائق ہیں باقی قسمیں حدیث کی قابل محبت کے نہیں ہیں فقط  
 اب ہم اس حدیث کو قابل احتجاج کے جانکر اس پر کلام کرتے ہیں۔ وجہ ثانی  
 اس حدیث کے معنی سے صاف ظاہر ہے کہ آدمی دو قسم کے ہوتے چاہئیں ایک  
 تا بعد از خواہ وہ ایک ہو یا زائد دو مری قسم متبوع جو سوا و اعظم ہو۔ ہمارے  
 مخاطبین نے اسکو بیان نہیں کیا کہ وہ کونسا بڑا گروہ ہے جسے حنفیہ کہتے  
 کہ تم ابو حنیفہ کی پیروی کرو بموجب بیان ہمارے مخاطب تابع و متبوع ایک ہی ٹھہرتے ہیں  
 کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ تقلید شخصی کرتے ہیں کیونکہ ہم لوگ بڑا گروہ ہیں  
 تو اب دونوں جماعتیں ایک ہی ٹھہرتی ہیں خود ہی اپنی تاعداری کرتے ہیں  
 وجہ ثالث حسب قول مولوی ہدایت اللہ خان اگر سوا و اعظم سے مراد  
 علما ہیں تو اس سے تقلید شخصی باطل ہوتی ہے کیونکہ ہمارے مخاطبین فقط  
 ایک ہی عالم کی تقلید کو واجب کہتے ہیں۔ ہم لوگ بہت سے علماء صحابہ تابعین  
 اتباع کہتے ہیں تو یہ دلیل بھی تقلید کے رکھی ٹھہری نہ ثبوت تقلید کی۔  
 وجہ رابع بنا براس حدیث کے بخاری و مسلم پر عمل کرنا واجب ہوا کیونکہ  
 سب لماتون سنون نے اتفاق کیا ہے کہ یہ دونوں کتابیں صحیح ہیں بخاری



والی رسول اللہ الابرار ثلاث النفس بالنفس والسیب النانی  
والمفارق لدینہ التارک الجماعۃ ترجمہ کسی آدمی مسلمان کا جو کلوہی  
دلوے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور مین اللہ کا رسول ہوں خون حلال نہیں  
مگر ایک تین وجوہ میں سے اول قاتل بدلے قاتل کے۔ دوم نکاح کر کے نکاح کر  
سوم اپنے دین سے جدا ہونے والا مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دینا والا۔  
مولوی صاحب نے بڑی چالاکی یہ فرمائی کہ المفارق لدینہ کو چھوڑ دیا اگر اس کو مولوی  
بیان فرماتے تو صاف مطلب معلوم ہو جاتا کہ مراد اس سے وہ آدمی ہے جو خود  
اسلام کو چھوڑ دلوے مرتد ہو جاوے کیونکہ اس حدیث میں تین طرح کے  
مردوں کا ذکر ہے اگر التارک الجماعۃ کو علیحدہ قرار دیں۔ اور المفارق لدینہ کو  
علیحدہ تو چار طرح کے آدمی ہو جائیں گے حالانکہ یہ معنی بالکل غلط ہیں معنی حدیث  
کے وہی ہیں جو بیان ہوئے اس حدیث کو کسی طرح سے مخاطبین کے مطلب  
سے لگاؤ علاقہ نہیں ہے۔ بالفرض پھر ہم کہتے ہیں کہ جماعت سے مراد جماعت  
صحابہ کی ہے اس کے پہلوگ پیروکار ہیں ہمارے مخاطبین تارک کیونکہ انھوں  
جماعت کی پیروی ترک کر کے ایک امام کی پیروی کی۔

جواب ولیل یا پنجویں (من اطاع امیری یعنی جس نے میرے سامنے  
اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی) کا۔ ہمارے مخاطبین خود بیان  
کیا ہے کہ جس نے اطاعت کی میرے امیر کی یعنی میرے سردار کی جس کو میں نے امیر  
بنایا ہے۔ پہلے اسکے ہمارے مخاطب کو ضرور تھا کہ امام ابو حنیفہ کا امیر بنانا بتکرتے  
حضرت کا امیر بنانا تو درکنار آیا کسی بادشاہ کے بھی یا میرے یا نہیں۔ جبکہ امام  
ابو حنیفہ وغیرہ مجتہدین کا امیر بنانا بت نہوا تو دلیل پکڑنا اس حدیث سے  
ٹھیک نہوا کیونکہ اس حدیث میں حکم امیر کی اطاعت کا ہے اور امام صاحب میں

مخاطب نے پوری آیت کو کیوں نہ بیان کیا اسکے بعد کے لفظ (بعد اصلاح) کو کیوں حذف کیا اور اس تصرف بھی کو کیوں جائز رکھا ہمارے منصف ثالث اس آیت کے معنی سن کر غور کریں کہ اس آیت کو تقلید سے کیا علاقہ اس آیت میں تو یہ حکم ہوتا ہے کہ زمین میں بعد اصلاح زمین کے فساد مت کرو چنانچہ ترجمہ سیل صاحب کا دکھلا دیا گیا اس میں یہ کہاں ہے کہ چارامون سے کسی کی تقلید کرو اب ہم اپنے مخاطبین سے سوال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب انتقال ہوا تو اصلاح زمین کی ہو چکی تھی یا نہیں زمین کی درستگی تھی یا نہیں صحابہ کے زمانہ میں بھی اصلاح ہو چکی تھی یا نہیں - زمین میں فساد تو اسی نے کیا جس نے بعد اصلاح کے نیا مذہب جاری کیا - نیا طریقہ نکالا صحابہ کے طریقے کو چھوڑا پھر یہ جو مولوی ہدایت اللہ خان نے کہا ہے کہ یہ لوگ جب تقلید کو جواز نہیں کہتے تو جواز کے ضرور قائل ہونگے عدم وجوب کے نہ قائل ہونے سے جواز کا قائل ہونا کہاں سے لازم آتا ہے ان دونوں میں کس قسم کا لزوم ہے مولوی صاحب ایسے الفاظ اپنے منہ سے نکال کر اپنی منطقیت پر بھی بٹہ لگاتے ہیں پھر یہ جو مولوی صاحب نے کہا کہ ترک تقلید سے فساد ہوتا ہے تو اب دیکھا جاوے کہ فساد کون کرتا ہے لاٹھی سوٹا تلوار کون پکڑتا ہے ظاہر ہے کہ یہی جنفی لوگ فساد کرتے ہیں مارنے مرنے پر تیار ہوتے ہیں تو اس آیت کی رو سے انہیں کو چاہئے کہ فساد نہ کریں -

جواب دلیل چوتھی (لایحل دم امیر مسلم یعنی نہیں طالع ہے خون آدمی مسلمان مگر تین وجہ سے) کا - اس حدیث کے جواب کو غور سے سننا چاہئے پہلے جواب کے میں حدیث کو اصل کتاب سے نقل کرتا ہوں - بخاری ص ۱۸ مطبوعہ ممبئی میں ہے لایحل دم امیر مسلم شہد ان لا الہ الا اللہ

جواب دلیل سالوین (ید اللہ علی الجماعۃ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت کی)

اس حدیث سے احتجاج کے لئے ضرور تھا کہ پہلے ہمارے مخاطب اسکی صحت ثابت کر دکھاتے صحت نہیں ثابت کر سکتے تو حسن ہونا ہی ثابت کرتے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی اسمین سلیمان بن سفیان المدنی ہے اسکے متقین تقریب التہذیب میں لکھا ہے (ہو ضعیف) یعنی یہ راوی ضعیف ہے جبکہ یہ حدیث ضعیف ٹھہری تو احتجاج اس سے ساقط ہوا اور اگر صحیح بھی مانا جاوے تو بھی اسمین کثیر کالفظ نہیں اعظم کالفظ نہیں ہے بلکہ مراد اس سے جماعت اہل حق کی ہے نہ جماعت اہل باطل کی جماعت اہل حق قدیم سے اہل حدیث کی چلی آتی ہے۔ بالفرض اگر جماعت سے مراد جماعت کثیر واعظ بھی تو جواب اسکا وہی ہے جو جواب سوا واعظ کا ہے۔

جواب دلیل اٹھوین (تفسیر کبیر و بیضاوی کا) تفسیر کبیر کا جو ہمارے مخاطب حوالہ دیا ہے اولاً تو اسمین کہیں تقلید شخصی کا ذکر تک نہیں ہے اوสมین تو یہ لکھا ہے کہ اسمین لوگوں کا اختلاف ہے کہ ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید جائز ہے یا نہیں بعض لوگ جائز کہتے ہیں بعض کہتے ہیں جائز نہیں اس معلوم ہوا کہ جواز میں اختلاف ہے وجوب میں کسی کا اختلاف نہیں پھر وہ بھی ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید میں۔ ثانیاً کیا اوسی کتاب تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۱۲۸ میں صاف لکھا ہے کہ اس آیت سے جو لوگوں نے تقلید کو ثابت کیا ہے محض غلط ہے کیونکہ یہ آیت تو ایک خاص واقع میں نازل ہوئی ہے وہ یہ کہ کبیر حکم ہونا ہے کہ علماء یہود و نصاریٰ سے دریافت کر لو کہ پہلے پیغمبر آدمی تھے یا تھے تم جو کہتے ہو کہ آدمی پیغمبر کیسے ہو سکتا ہے تو علماء اہل کتاب سے اس شبہ کو مٹالو۔ ثالثاً تفسیر کبیر میں تو تقلید کو خوب دہوم سے اوسکے لفظ

یہ امر یعنی امیر ہونا یا نہین جاتا۔ ہم دریافت کرتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہما و عثمان و علی رضی اللہ عنہم یہ لوگ بھی تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر خلیفہ تھے آپ لوگوں نے انکی طاعت کو کیوں ترک کیا اور مجتہدین ابوہریرہ کی طاعت کو اختیار کیا اب آپ ہی بتائے اس حدیث کے مخالف کون ٹھہرے آپ یا ہم۔ اور آپ جس جگہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اس کے متصل دوسری حدیث بھی تو موجود تھی جس میں یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکرہ، عالم کو ہر معصیت فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة ترجمہ امیر کی بات سننا اور طاعت کرنا اپنی خوشی خوشی کی بات میں مرد مسلمان پر ضرور ہے جب تک گناہ کی بات کا حکم نہ کیا جائے گناہ کی بات کا حکم لیا جائے تو اس طاعت امیر کی بات کی نہیں ہے۔ اور اسی جگہ بخاری میں حدیث عبداللہ بن حذافہ میں ہے انما الطاعة فی المعروف یعنی طاعت امیر کی تو معروف یعنی شرع کے موافق میں ہے۔ ان حدیثوں میں بخاری کے اسی ورق میں ہیں صاف حکم ہے کہ امیر کی طاعت بھی اوس وقت تک ہے جب تک شرع کے موافق امر کرے کل بات اوسکی ماننے کا بھی حکم نہیں ہے تو اب اسی حدیث سے تعلیہ کار ہوا واللہ جواب دلیل چھٹی (من ساری من امیرین شیئا یعنی جس نے اپنے امیر سے کوئی شے نہ دیکھا) کا۔ اسکا جواب بھی وہی ہے جو جواب دلیل پانچویں پر امام ابو حنیفہ کہیں کے امیر تھے پھر اس میں تو یہ ہے جس نے اپنے امیر سے کوئی شے نہ دیکھی الام ابو حنیفہ کو مرے کیا رہ سو برس سے زندہ ہوئے وہ اب ہمارے امیر کیونکر ہو سکتے ہیں جو حدیث کا خلاف لازم آوے باقی تقریر جواب اس حدیث کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ائمہ اربعہ میں کسی ایک خاص امام کو مسائل اجتہادیہ کو بغیر دلیل کے ماننا اور اسے ماننے کو واجب جاننا دوسرے امام کے قول کو گو وہ کیسا ہی معتبر تسلیم نہ کرنا۔ اب تک مولوی صاحب نے بنا برخصاصت کو ہی نہیں سمجھا اسکی ہی مثل ہوئی کہ میں نے آپ کے سوال کو تو سمجھا نہیں مگر جواب دودیتا ہوں۔ اس تقریر مولوی صاحب نے تقلید شخصی باطل ہوتی ہے کیونکہ مولوی صاحب نے بڑے زور و شور سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک کے قول کو بغیر دلیل کے ماننا جائز ہے ورنہ علم لغت علم جغرافیہ و لائف سمارالرجال کا برباد ہو جائیگا۔ تو معلوم ہوا کہ ہزارا مخلوقات اور بہت سے ائمہ سب ہی کے مولوی صاحب مقلد ہیں تقلید شخصی کو تو خود مولوی صاحب نے اپنی زبان مبارک ہی سے اوڑا دیا باقی رہا فرق اسکا کہ ہملوگ صحیح بخاری کی حائث کو کیوں مانتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کے اقوال کو کیوں نہیں مانتے اسکا جواب مولوی صاحب کے پہلی دلیل کے جواب میں آتا ہے۔

جواب پہلی دلیل (بخاری مسلم کے جو ماننے کی دلیل ہے وہی تقلید کی بھی دلیل ہے الخ) کا۔ بخاری مسلم کی احادیث کو جو ہم لوگ تسلیم کرتے ہیں تو وہ تقلید نہیں ہے کیونکہ تقلید کہتے ہیں کسی شخص کی بات کو بغیر دلیل کے ماننے کو یعنی اسکی رائے اسکی تجویز بغیر دلیل کے ماننا۔ بخاری و مسلم جو احادیث اپنی اپنی کتب میں لائے ہیں یا روایت نے حدیثا خبرنا سے احادیث کو بیان کیا ہے تو یہ انکی رائے تجویز نہیں تو مخبر و ناقل ہیں مثلاً اگر کوئی وکیل قانون کو دفعہ پڑھ کر سیکو بتا دے۔ یا کسیکے سامنے بیان کرے تو وہ قانون کی بات وکیل صاحب کی بات نہ کہلائیگی بلکہ موجد قانون کی ہوگی۔ ایسے ہی اگر کسی نے سعدی کے

رو کیا ہے و کچھ تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۱- اور جلد ۳ ص ۳۱ وغیرہ - رہی تفسیر  
 بیضاوی سوا و سمن بھی جس مقام کا نشان دیا گیا ہے کہین تقلید کا ذکر کیا  
 نہیں ہے بلکہ خلاف اسکے ص ۱۱ اور ص ۲۵۰ میں تقلید کو بڑے زور سے رو کیا  
 - فقط یہاں تک تو مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کا جواب تمام ہوا - یہ جواب  
 مولوی ہدایت اللہ خان کا نام لیکر دیا جاتا تھا ہر چند مولوی ہدایت اللہ خان  
 صاحب نے حذر کیا کہ محکوم کیون نصیحت کیا جاتا ہے میرا نام کیون لیا جاتا -  
 اس وقت مناسب حال اونسکے یہ شعر پڑھ دیا گیا شعر نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہین  
 پسینہ پونچھ کر اپنے جبین سے ۴ شعر دوسرا ایک اور بھی اویسی موقع پر  
 پڑھا گیا - شعر - گل گلچین کا گلہ لبل خوش لہجہ نہ کر ۴ تو گرفتار ہوئی اپنی صدیا  
 باعث ۴ یعنی نہ مولوی ہدایت اللہ خان آئے نہ بولتے نہ اونکا نام لیا جاتا  
 مولوی عبدالحق صاحب نے ثالثون سے کہا کہ مولوی ہدایت اللہ خان  
 صاحب کا نام کیون لیا جاتا ہے آپ منع کر دیجئے - ثالثون نے کہا کہ آپ نہیں  
 جانتے جب آپ نہیں آئے تھے تو یہ سب بولتے تھے مولوی ہدایت اللہ خان  
 بھی بولتے تھے بلکہ سب بات ہی بتاتے جاتے تھے یہ منکر مولوی عبدالحق صاحب  
 خاموش ہو گئے -

آپ بیان سے جواب ادا کر مولوی عبدالحق صاحب کا جنکو مولوی صاحب نے  
 نہایت جوش کے ساتھ مجمع میں بیان کیا شروع کیا جاتا ہے - مولوی عبدالحق  
 صاحب نے پہلے جو بیان فرمایا ہے - کہ تقلید کہتے ہیں کسی شخص کے قول کو معتبر  
 جانکر بلا دلیل تسلیم کر لینا اور اس پر مولوی صاحب نے تفریبات عدیدہ بیان فرما دیں -  
 یہ محض دہوکا دہی ہے مولوی صاحب کو اس قدر بھی معلوم نہیں کہ گفتگو کس  
 میں ہے گفتگو تو خاص ائمہ اربعہ میں سے کسی خاص شخص کی تقلید میں ہے کہ

جواب۔ ان دو حدیثوں سے تقلید کے وجوب کو ثابت کرنا مولودیا صاحب کی کام ہے ان انصاف انصاف کو کام میں لائیں کہ ان سے تقلید کو کیا علاقہ یہ دونوں ائمہ بخاری و مسلم دو دیگر تہ حدیث کی دلیل ہو سکتی ہیں کیونکہ ان میں یہ حکم ہے کہ میری طرف سے میرا حکم پہنچاؤ گا ہر جہے کہ آپ نے اپنا حکم پہنچا لیا تو فرمایا ہے محدثین نے اس کی موافق عمل کیا احادیث رسول کو جمع کر کے پہنچا لیا۔ اس میں یہ حکم تو نہیں ہے کہ لوگوں کو اپنی رائے و تجویز پہنچاؤ۔ اگر امام صاحب کی رائے و تجویز بھی حدیث ہی تھی تو امام صاحب نے یہ کیوں فرمایا اس کو اقولی بخیر التسلول یعنی میرے قول کو حدیث رسول کے سامنے ترک کر دینا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ آنحضرت نے پہنچا لیا حکم فرمایا جو یہ نہیں کہا کہ دلیل سے پہنچاؤ مولودیا صاحب کی معلوم نہیں کیسی سمجھ ہے۔ (عنی) کالفظ جو حدیث میں واقع ہوا ہے اس کے کیا معنی ہیں کیا یہ معنی ہیں کہ میری جانب سے پہنچاؤ۔ اس لفظ کو متکھا جاتے حضرت نے تو حکم اپنی حدیث کے پہنچا لیا ہے جو ایک مستقل دلیل ہے یعنی خود دلیل پہنچا لیا۔ اس میں حکم ہے الحمد للہ کہ تقلید کا۔ و خود مولودیا صاحب کی دلیل سے ہی نقل آیا۔ دلیل جو تھی (تمام مولوی لوگ احکام پہنچاتے ہیں) کا جواب۔ ایسے ایسے دلائل و وجوب تقلید میں پیش کرنا یہ آپ ہی کا کام ہے دلیل تو طلب قرآن و حدیث سے کی جاتی ہے جواب دیا جاتا ہے مولویوں کے فعل سے واہ صاحب دلیل کو دعویٰ سے کیسی عمدہ مبالغت ہے۔ خیر اب ہم اسی دلیل کچھ کلام کرتے ہیں۔ اول یہ کہنا کہ تمام مولوی احکام پہنچاتے ہیں اس پر کیا دلیل ہے کہ سارے جہان کے مولوی احکام پہنچاتے ہیں کیا مولودیا صاحب نے سارے جہان کا استقرا کر لیا ہے۔ و قسم یہ کہ پھر یہ کہان سے معلوم ہوا

اس قول کو پڑھا راستی موجب رضائے خداست : تو قول پڑھنے والے کا  
 شمار کیا جاوے گا سہی ہی کا قول گنا جاوے گا۔ کسی چہر اسی نے کلکٹر صاحب کا  
 حکم پہنچایا تو حکم کلکٹر صاحب ہی کا گنا جائیگا بخاری و مسلم وغیرہ محدثین ناقل  
 و مخبر ہیں یہ لوگ اپنی رائے و اپنی تجویز نہیں کہتے۔ راخبار کا پہنچانا حدیث کا  
 نقل کرنا خود قرآن و حدیث سے ثابت ہے اللہ کا حکم ہے ان جاء کم فاسق  
 بنبا فلبینا یعنی اگر کوئی فاسق خبر لائے تو اس خبر کی تحقیق کر لو  
 حضرت کا ارشاد ہے بلغوا عنی یعنی میری طرف سے پہنچاؤ۔ دوسری روایت  
 میں ہے فلیبلغ الشاهد الغائب یعنی چاہیہ کہ پہنچاؤے حاضر غائب کو  
 حاصل کلام کا یہ ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے اپنی احادیث کے نقل کر کے پہنچایا  
 حکم فرمایا ہے تو اب یہ تقلید نہ رہی بخاری و مسلم نے جو اپنی کتاب حدیث کو  
 جمع کر کے امت کو پہنچایا تو حضرت کے اس حکم سے پہنچا پان ایسے ہی امام  
 صاحب کسی سند صحیح سے حدیث نقل کریں تو ان کی حدیث بھی مقبول ہے  
 بیان گفتگو رائے و قیاس میں ہے نہ نقل میں تو اب بخاری و مسلم پر تو  
 دلیل معلوم ہو گئی مگر امام صاحب کی تقلید پر کوئی دلیل نہ ٹھہری۔ (راقم  
 الحروف بہتم نصرة السنہ کہتا ہے مجھے اس بحث کو مفصل طور پر اپنے رسالے  
 ہدایت المراتب فارسی عبدالرحمن کے جواب میں لکھا ہے من شار فلیہ حج الیہ)  
 بالفرض محال اگر راویوں کی روایت کا نام بھی تقلید ہی ہے تو بھی یہ بہت  
 آدمیوں کا قول تسلیم کیا گیا تقلید شخصی پھر بھی نہ ہی اگر امام کی رائے و  
 واجہتا یعنی علم فقہ و حدیث ایک ہی ہیں تو جدا جدا علم یہ کیوں قرار دے گئے ہیں  
 دلیل دوسری و تیسری (بلغوا عنی یعنی میری طرف سے پہنچاؤ۔  
 و فلیبلغ الشاهد الغائب یعنی چاہیہ کہ پہنچاؤے حاضر غائب کو) کا۔



لوگوں کی اطاعت کرو۔ تابعاً آگے اسکے ہے فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ والرسول اسکو مولوی عبدالحق صاحب نے نہیں معلوم کیوں حذف کر دیا جس سے صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر تمہارے درمیان اور اولی الامر کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف پڑے تو اسکو اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو جو حکم اللہ و رسول کا ہو اسکو تسلیم کرو اس سے تقلید کا خود رد و نکل آیا۔ کیونکہ تقلید کہتے ہیں عدم الرد الی اللہ والرسول کو۔ خامساً حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق کیا یہ اولی الامر تھے اگر اولی الامر سے مراد پہلے اولی الامر ہیں تو ان حضرات کی کیوں نہ تقلید کی گئی لوگ عمری عثمانی کیوں نہ کہلائے۔ اگر ایسے اولی الامر کی تقلید ترک کرنا جائز ہے تو ائمہ اربعہ کی تقلید ترک کرنا کیوں جائز نہیں ہے (راقم الحروف کہتا ہے اس آیت کے متعلق مفصل بحث نصرۃ السنہ نمبر ۱۱۰۲ میں کی گئی ہے اور اسکے متعلق چند حوالا بھی علمائے مقلدین سے کیے گئے ہیں۔ اس آیت کے متعلق بحث شایاں سے زائد آج تک کسی نے کہن و مکی نہ ہوگی)۔

### (جواب مقدمات و لیل اول کا) (پہلے مقدمہ کا جواب)

پہلا مقدمہ مولو لویا صاحب کی کسی بات کا موند نہیں ہے جبکہ قرآن میں دین کی سلب بسیار موجود ہیں بعض مفصل بعض مجمل جنکو آنحضرت صلعم نے کھول کر بیان کر دیا تو اب تقلید کی کیا حاجت باقی رہی۔ اجتہاد کی کیا ضرورت ٹھہری اس مقدمہ سے بھی تقلید کا رد نکلا۔

دوسرا مقدمہ۔ ہر مسلمان کو سارے قرآن پر ایمان لانا عمل کرنا واجب ہے مگر حنفیہ اسکے خلاف کرتے ہیں اللہ قرآن مجید میں صاف فرمادینا کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے حنفی کہتے ہیں ایمان زیادہ ہی نہیں ہوتا۔

کہ کل مولوی صاحب ہر ہر حکم کو بے دلیل ہی بیان کرتے ہیں یہ کیا ایسی بات ہے جسکا معلوم کرنا عقلا رکے نزدیک محالات سے معلوم ہوتا ہے تیسرے یہ کہ اجماع کیواسلئے واعی کا ہونا ضرور ہے اسکو مولوی صاحب نے بیان نہ فرمایا۔ چوتھے یہ کہ اگر اس تبلیغ کا نام تقلید ہو تو لوگ اپنے کو حنفی شافعی کیوں کہتے ہیں۔ انہیں مولوی صاحبوں کی طرف کیوں نسبت نہیں کرتے۔ پانچویں یہ کہ اس سے بھی تقلید شخصی باطل ہوگی کیونکہ ایک ہی مولوی حکم نہیں بیچتا بلکہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ تمام مولوی صاحب حکم بیچتے ہیں بنیوا توجہ وا +

ولیل پانچویں (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم) کا جواب۔ اولایہ کا ولی الامر کے معنی مولوی عبدالحق صاحب نے بیان فرمایا تھا کہ اختیار والے صاحب حکومت۔ امام ابوحنیفہ و شافعی و مالک وغیرہ یہ اولی الامر کب ہوئے۔ اختیار والے انکو کس نے بنایا۔ نہ کہین کے ثالث نہ حجج یہ تو لامفتی تھے اہل سیر و تواریخ پر پوشیدہ نہیں کہ چاروں آئمہ اپنے اپنے بادشاہوں اولی الامر سے کیا مصائب اٹھائے ہیں جبکہ آئمہ اربعہ اولی الامر میں داخل ہی نہ تھے ہرے تو استدلال اس آیت سے ساقط نہایت یہ کہ اللہ نے منکم کا ارشاد فرمایا ہے (کم) ضمیر جمع مخاطب ہے جسکے معنی یہ ہیں اسے مخاطب جو تم میں اولی الامر ہو۔ امام صاحب کو مرے ہو آج گیارہ سو برس سے زائد ہوئے وہ ہمارے اولی الامر کیسے ہوئے ہیں ہم سوال کر گئے کیا اللہ تکلیف مالا یطاق کی دیتا ہے۔ ثانی یہ کہ اولی الامر صیغہ جمع کا ہے جسکے یہ معنی ہوئے کہ اختیار والے لوگوں کی اطاعت کرو تو اب تقلید شخصی کہاں رہی بیان تو حکم یہ ہوتا ہے کہ بہت سے اختیار والے

یا محدث بلکہ محدثین بدرجہ اولیٰ قسم اول میں داخل ہیں کیونکہ انھوں نے  
آنحضرت صلعم کے علم پر خود بھی عمل کیا اور دوسروں کو بھی پہنچایا۔ یہ مولوی  
صاحب کا فرمانا کہ امام بخاری وغیرہ نے خود نفع نہیں اٹھایا محض غلط ہے دیکھو  
مقدمہ فتح الباری ص ۴۱۲۔ اور ص ۴۱۳۔ اور ص ۴۱۴۔ اور قسطلانی شرح  
بخاری ص ۱۳۲ کہ بخاری کس درجہ کے مجتہد تھے ان صفحوں کے حوالہ سے بھی  
معلوم ہو جائیگا کہ یہ مقلد تھے امام ابو حنیفہ کو ہی فقط قسم اول میں داخل کرنا  
اسکا مولوی صاحب نے کوئی ثبوت نہیں پیش کیا۔

ولیل ششم زمن لثناق الرسول من بعد ما تبين له الهدى  
ويتبع عيسى سبيل المومنين الخ کا جواب۔ (اس آیت کو تقلید سے کیا  
علاقہ اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جو خلاف کر گیا رسول کا بعد معلوم کرنے  
راہ ہدایت کے اور چلے گا مومنون کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ۔ جبکہ حاصل  
یہ ہوا کہ جو دین اسلام چھوڑ کر تمام مسلمانوں کی راہ سے الگ ہو جائیگا جیسا کہ حدیث  
التارک لدینہ والمنسارق للجماعة میں مذکور ہوا اور انہیں معنوں کا موند  
ہے شان نزول آیت کا جیسا کہ تمام تفاسیر میں مذکور ہے پس اس آیت کو  
تقلید سے کچھ علاقہ نہیں ہے بعد تسلیم کے ہم کہتے ہیں کہ سبیل المومنین سے  
کیا مراد ہے جبوقت یہ آیت نازل ہوئی اوسوقت کون مومنین تھے ظاہر ہے  
کہ صحابہ تھے پس تو معنی یہ ہوئے کہ جو آنحضرت صلعم و صحابہ کی طریق کے خلاف  
چلے وہ جہنم میں جائیگا مصداق اس آیت کا ٹھہر گیا اور اس آیت سے تقلید  
شخصی بھی باطل ہو گئی کیونکہ زمانہ آنحضرت صلعم و صحابہ تقلید شخصی تھی  
اور اسکو خود حقیقوں نے اپنی اصول کی کتب میں لکھ دیا ہے دیکھو شرح  
مسلم الثبوت ج ۱ ص ۱۱۱ صاف لکھا ہے کہ جو شخص ابوبکر صدیق سے مسئلہ پوچھا

اللہ نے فرمایا ہے جو دین اسلام سے مرتد ہوا اور اسی ارتداد پر مر گیا تو  
 اوسکے اعمال باطل ہو جائینگے۔ حنفی کہتے ہیں کہ نہیں نفس ارتداد سے ہی  
 عمل باطل ہو جاتے ہیں ایسے ہی اور بہت آیات پر حنفیہ کا عمل نہیں ہے  
 تفسیر سے مقدمہ کے ثبوت میں جو آیت پیش کی ہے اوس سے اجتہاد  
 وغیرہ کو کوئی علاقہ نہیں وہ آیت یہ ہے ( اذاجاء اہم امر من الاصل  
 او الخوف الخ ) اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جب انکے پاس کوئی خبر  
 ڈر کی یا امن کی آتی ہے تو اوسکو مشہور کر دیتے ہیں اگر ایسا نہ کرتے بلکہ  
 اوس خبر کو پیغمبر کے پاس خواہ اون لوگوں کے پاس جو سردار ہیں اور انکو  
 نکالتے ہیں پیش کرتے تو وہ لوگ اوسکو سمجھتے کہ یہ خبر کیسی ہے جیسا ترجمہ  
 سبیل قرآن جلد ۱۷۱ سے ظاہر ہے اس آیت سے تو اسد فقہ ثابت ہوا ہے  
 کہ کوئی خبر امن کی یا ڈر کی پھیلانا نہ چاہئے حضرت صلعم کے زمانہ میں جو جنگ  
 ہوا کرتے تھے منافق او کی نسبت جھوٹھی جھوٹھی خبریں سنائیں کہ تمہارا تو کو  
 سنکر رنج ہوتا اللہ نے خبر و کی اشاعت سے منع کیا اس سے قیاس جہاد  
 تقلید کو خصوصاً تقلید شخصی کو کیا علاقہ پہلی دلیل مولوی صاحب کو مع اپنے  
 مقدمات کے کچھ نفع نہیں دیتی۔ یہ تو سہ اسر ہمارے موافق ہے آنحضرت  
 صلعم تو خود شائع تھے اونکو قیاس کی کیا حاجت تھی آنحضرت جسکو سمجھاتے  
 تھے بطور تمثیل کے سمجھاتے تھے آپکو قیاس کی کیا حاجت تھی۔ اور مولوی صاحب  
 نے جو بخاری کی حدیث مجتہدین کی فضیلت میں پیش کی اور کہا ہے کہ قسم  
 اول سے مجتہدین مراد ہیں اسہ کیا دلیل ہے جو آنحضرت صلعم نے ارشاد  
 فرمایا ہے وہ تو عام ہے جو حضرت کے دین کو سیکھ کر اوس پر عمل کرے وہ تو کو  
 اوسکی تعلیم کرے وہ بیشک قسم اول میں داخل ہو سکتا ہے گو وہ امام ہو

چنانچہ فوٹو گراف اوسکا ٹالٹون کے سامنے پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ جیسے مجھے  
 فوٹو گراف بادشاہ کے خط کا پیش کیا ہے ایسے ہی یہ بھی یا تو اصل دستخطی  
 توبہ نامہ جناب شیخنا کا پیش کریں یا اوسکا فوٹو گراف پیش کریں اگر دونوں  
 باتوں سے کوئی نہ کر سکین تو انکا محض ایتھام بہتان ہے اور انکے توبہ نامہ و  
 اشتہار کا جواب بفضل ہم لوگوں نے اپنے رسائل میں دیدیا ہے اوسکا جواب  
 آج تک کسی مولوی سے نہیں ہو سکا چونکہ وقت ہم لوگوں کا تمام ہو گیا تھا  
 اس واسطے اسی پر بحث تمام ہوئی بعد اوسکے مولوی عبدالحق صاحب نے  
 قریب ڈیڑھ گھنٹہ کے اوٹھکر بطور لکچر کے بیان کیا کسی دلیل کا جواب نہیں دیا  
 بلکہ محض جواہر الحدیث کی بیان کی۔ اور آخر اس بات کا اقرار کیا کہ ہم لوگ امام  
 ابوحنیفہ کو مبلغ احکام سمجھتے ہیں نہ حاکم شریعت چونکہ انکے مسائل مجھے قرآن  
 و حدیث کے موافق پائے اسلئے اوسکو مذہب کو اختیار کیا اور جو انھیں خطا ہوئی۔  
 اوسکو ہم لوگ ترک کر دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کیا اگر حضرت ابو بکر صدیق بھی  
 خلاف آنحضرت کا کریں یا انھیں خلاف ثابت ہو تو بھی ہم انکے قول کو بھی کر دیتے  
 ٹالٹون نے کہا کہ پھر آپ کے قول میں اور الحدیث کے قول میں کیا اختلاف ہے  
 الحدیث بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جو قول امام ابوحنیفہ کا موافق قرآن و حدیث  
 کے ہے اوسکو ہم بھی مانتے ہیں اور جو مخالف ہے اوسکو ترک کر دیتے ہیں اسکا  
 کچھ جواب مولوی عبدالحق نے دیا۔ جلسہ برخواست ہوا۔ ٹالٹون نے  
 کہا کہ ہملوگ ایک ہفتہ میں اپنی تجویز سنائیں گے۔ آپ لوگ تشریف لے جائیں۔  
 بعض صاحب تو اسی روز وہاں سے روانہ ہو گئے بدہ کے یوم طسبہ تمام ہوا  
 میں جمعرات کے یوم وہاں سے روانہ ہوا چونکہ کلکتہ والے بہت قریب تھا اور میں  
 کلکتہ کی کبھی دیکھا تھا نیز مولوی رحیم بخش صاحب بھی بہت تاکید کر گئے تھے کہ لوٹتے

وہی معاذ بن جبل والیو شہریہ سے بھی دریافت کرتا تھا تو اب جو شخص تقلید  
 شخصی اختیار کر گیا وہ صحابہ کے جواول ورجہ کے مومنین تھے مخالف ٹھہر گیا  
 اور اس آیت کے وعید میں شامل ہو گا (راقم الحروف کہتا ہے اس آیت کی  
 مفصل بحث مجھے نضرۃ السنہ نمبر ۱۱ میں لکھی ہے) یہاں تک تو جواب مولوی  
 عبدالحق صاحب کے اولہ کا تمام ہوا — اب جو مولوی صاحب نے غنیمت  
 تقلد بنایا ہے محض غلط ہے جسے بخاری کو پڑھا پڑھایا ہے وہ دیگر کتب حدیث  
 دیکھا ہے اس پر یہ امر مخفی نہیں ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ  
 ص ۵۱ میں فرمایا ہے کہ بخاری و نسائی وغیرہ محدثین کا طریقہ چونکہ شافعی  
 کے موافق ہے اسلئے لوگوں نے ان کو شافعی کہہ دیا ہے یہ تو مقلدین کا  
 کام ہی ہے کہ جب کو چاہتے ہیں مقلد بنا دیتے ہیں وصیت نامہ شاہ ولی اللہ  
 صاحب کی آخری کتاب ہے اس میں خود وصیت فرماتی ہے کہ آدمی کو ضرور  
 کہ اتباع قرآن و حدیث کا لازم کپڑے جزائے فقہیہ کو قرآن و حدیث پر پیش  
 کرے جو موافق ہو اس کو عمل میں لائے مخالف کو چھوڑ دے وہ اسباب  
 بڑا ہے کہنے والیکی داڑھی پر دے مارے جیسا ایسا آدمی کیسے مقلد ہو سکتا ہے  
 ایسے ہی شاہ عبدالعزیز صاحب تقلید کا تفسیر فتح العزیز میں بیان کیا ہے  
 اور جو کچھ مولوی عبدالحق صاحب نے ہمارے شیخ مولانا سید محمد زبیر مدنی  
 صاحب محدث دہلوی و ام اللہ بقاہ کا حال بیان کیا ہے محض غلط ہے حرم  
 یار شاہ کو معظمت نے جناب میاں صاحب کی بڑی خاطر کی اور ان کو پر وازہ راہ دار  
 اکہ دیا اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب مولوی سید محمد زبیر حسین صاحب  
 یہی ہیں مخالفوں نے جموٹھے الزام ان پر قائم کئے یہ لوگ اگر مدینہ میں بھی  
 نہمت دین تو انکی بات کا اعتبار نہ کیا جاوے۔ یہ خط پاؤں شاہ کامہری،



دليل على المد بعزيمه فقط ٣٧٧ و ٣٧٨ (٣٧) سنة اجري -

ہاں ہاں بیٹیا یہ سفر اکیلا ۳۰ یوم کا ہوا۔ جیسا اس حضور اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت کے ساتھ تمام کیا اللہ علیہ السلام دعا ہے کہ ہمیں انا تمام نعمتیں مل جائیں آمین

ہوئے کلکتہ آنا اس لئے قصد ہوا کہ کلکتہ کا سیر بھی کرتے چلوں گا۔ آباد سے روانہ ہو کر پہلے کلکتہ پہنچا۔  
**ذکر کلکتہ**۔ کلکتہ مین حاجی قاسم صاحب سورن کے بیان قیام کیا تھا کہ حاجی صاحب بڑے خوبی کے آدمی ہیں باوجود کہ سیری اون سے کچھ ملاقات تھی مگر ہم  
 بڑی خاطر سے پیش آئے شہر کلکتہ مین دو آدمی ایک تو حاجی صاحب موصوف۔  
 دوسرے حاجی صفر علی یہ دونوں صاحب بڑے اخلاق و خوبی کے آدمی ہیں جو اخلاق  
 محمدیت کے ہونے چاہئیں وہ انہیں پائے جاتے ہیں بعد چار یوم کے مولوی رحیم  
 صاحب محکو مڈیا برج لیکے جب تک ہم کلکتہ مین رہے مولوی رحیم بخش صاحب اپنا  
 ہرج کر کے اکثر میرے پاس آیا کرتے بارے آپ کی وجہ سے کلکتہ مین بہت آرام ملا مڈیا برج  
 مین قریب چھ یوم کے رہے برابر چھ چار وعظ کارا۔ مفتی قربان دیوبولی پاڑہ کی  
 جماعت کے سردار و حاجی عبدالجبار و ملا ابراہیم و حاجی عبدالخالق و غلام الرحمن  
 و سلم اس جماعت کے سرگروہ مین سے ہیں یہ سب صاحب بہت خوش اخلاق نہایت  
 ویندار ہیں۔ مین نے جماعت منشی قربان کو بہت عمدہ پایادین کی باتوں مین  
 جست نماز جماعت کے پابند اللہ تعالیٰ اذ نکو راہ راست پرستقیم رکھے۔ مفتی  
 کی سجد مین مولوی عبدالنواب نے ہماری بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ اذ نکو جزا  
 فیروزے بہت خوش خلق آدمی ہیں میری طبیعت بیاعت زائد انفضاض ایام بہت  
 گھبرائی ہوئی تھی مگر مڈیا برج کے اہل دین کا ایسا خلق کہ محکو ۶ یوم رہنے پر مجبور  
 منشی قربان و غلام الرحمن و ملا ابراہیم و غیر ہم نے یہ کہا کہ اکثر حنفی مباحثہ کیا ہے  
 کہا کرتے ہیں اب آپ آگئے ہیں ہم بھی اذ نکو کہلا دین کہ اگر مباحثہ کرنا ہو تو  
 کے یوم اپنے جس مولوی کو چاہیں گے آئیں چنانچہ اس خبر کو خفیون کے ویا  
 خوب شائع کر دیا۔ آخر یوم کشتہ کو قریب دو گھنٹہ کے مین نے وعظ کیا مخالف  
 بہت جمع تھے سب کہ اگیا جسٹشک ہوسا منے آوے کسی کی ہمت نہ پڑی آخر یوم

نموده منبیه از کلام که در این باب است و در این باب که در این باب است